ISSN: 2519-6332 (Print) ❈ ISSN: 2708-1915 (Online)

ڈاکٹر بی بی امینہ ❁

پاکستانی جامعات میں تدریسِ اردو لسانیات:
معاصر صورتِ حال اور تقاضے

Teaching of Urdu Linguistics in Pakistani Universities: Present Situation and Demands

By *Dr. Bibi Ameena, Lecturer, Dept. of Urdu, International Islamic University, Islamabad.*

Abstracts

Linguistics in Urdu is a relatively new discipline compared to other scientific and social sciences. Its studies started with Urdu lexicography and grammar writing, however, in Urdu language, there is still a tendency of neglect about it. In the Urdu departments of Pakistani universities and other educational institutions, the weight of literature is heavier than that of linguistics, due to which language and its scientific studies and teaching are either not given full attention or this knowledge is limited to one or two subjects. Furthermore, there are issues like establishment by separate departments of linguistics or lack of formal education as well as lack of linguists, ignorance of linguistics of university teachers and unavailability of linguistic terms and materials in Urdu language, which are becoming an obstacle not only in the teaching of linguistics but also in the development of Urdu language. In view of these points, the following article addresses the present situation of the teaching of linguistics in Urdu departments of Pakistani universities and discusses

❁ لیکچرر، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

the possibilities and problems with their workable solutions, so that in the light of the results obtained and recommendations, teaching and learning of linguistics based on modern principles can be practiced.

Keywords: Linguistics, Teaching, Pakistani Universities, Syllabus, Urdu Language, Urdu Department.

اگرچہ لسانیات، دیگر معاشرتی اور سائنسی علوم کے مقابلے میں، نسبتاً جدید تر علم ہے، لیکن عصرِ حاضر میں یہ اپنی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر ناگزیر ہو چکا ہے۔ اس نے انتہائی قلیل مدّت میں تقریباً تمام جدید علوم سے گہرا تعلق استوار کیا ہے، جس کی رعایت سے لسانیات کو توضیحی لسانیات، تاریخی لسانیات، تقابلی لسانیات، اسلوبیات، مطلعا لسانیات، فیمیسیاتی لسانیات، سماجی لسانیات، نفسیاتی لسانیات اور شماریاتی لسانیات جیسی کئی ذیلی شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان شاخوں کی بہ دولت یہ علم نہ صرف ثروت مند ہوا ہے اور اس کی مدد سے تاریخ، تہذیب و ثقافت اور معاشرت کے بہت سے مسائل حل کیے گئے ہیں بلکہ اس کی ترویج اور تدریس کے سبب طلبہ کی زبان پر دسترس اور ان کی تفہیمی صلاحیتوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس کی اولین مثال اسلوبیات سے دی جا سکتی ہے، جسے عمل کے لحاظ سے متون کے تجزیے کا ایک طریقِ کار، معیار کے اعتبار سے زبان کی درستی کے لیے ہدایت نامہ اور توضیحی یا تشریحی نقطۂ نظر سے ایک متنی لسانیاتی شعبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ نہ صرف کسی متن کے اسلوب کی وضاحت کرتا ہے بلکہ اس کے دیگر خصائص سے بھی اس کا تعلق قائم کرتا ہے۔(۱) یہی اسلوبیات جب ایک تعلیمی ذریعے کے طور پر استعمال ہوتی ہے تو اسے مدرسانہ (pedagogical)، عملی (practical) اور اطلاقی اسلوبیات (applied stylistics) جیسے ناموں سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، جس سے مراد اسلوبیات کا تدریسی اور اکتسابی مقاصد کے لیے استعمال ہے۔ دراصل بعض اوقات ادبی متون کی تفہیم طلبہ کے لیے مسائل اور مشکلات کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی صورت حال میں ایک استاد متن میں شامل لسانیاتی نمونوں کا تجزیہ کر سکتا ہے؛ اس کی پیچیدہ لسانیاتی مدیں چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر سکتا ہے اور ادبی اقتباسات کی ثقالت ختم کر کے انھیں سہل اور دل چسپ بنا سکتا ہے، جس کی بنا پر اسلوبیات، مقامی اور غیر مقامی طلبہ کے لیے زبان و ادب کی تدریس کا ایک اہم ذریعہ بن جاتی ہے۔(۲)

زبان کی تفہیم اور اس پر دسترس کے لیے علم لغت کی تدریس بھی کار آمد ثابت ہوتی ہے۔ یہ علم لسانیات کی

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

نظریاتی شاخ سے متعلق ہے اور ایک مخصوص زبان کے ذخیرۂ الفاظ، ان کی تشکیل اور بناوٹ سے بحث کرتا ہے۔ یہ اس قدر وسعت کا حامل ہے کہ اس میں زبان کی مختلف سطحوں پر ایک لفظ یا مختلف الفاظ کے تجزیے سے لے کر اس کے تمام ممکنہ پہلوؤں یعنی لفظ کی تشکیل، اس کے دوسرے الفاظ کے ساتھ جُڑنے، اس میں تغیر و تبدل اور توضیح وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ علم لغت کو صوتیات، مارفیمیات، نحویات اور معد . یات جیسے دیگر لسانیاتی علوم سے بھی جوڑ دیتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو علم لغت کا دائرۂ عمل عصری (synchronic) ہونے کے ساتھ عصریاتی (diachronic) بھی ہے۔ عصری طور پر یہ کسی خاص عہد میں کسی زبان کے الفاظ سے بحث کرتا ہے، جب کہ عصریاتی اعتبار سے یہ علم ذخیرۂ الفاظ کے لسانی ماخذ، عہد بہ عہد لفظی ارتقا، تاریخ اور معنوی تبدیلیوں یعنی اشتقاقی مسائل کو اپنا موضوع بناتا ہے۔ اس کے تحت کسی زبان کے الفاظ کے عمومی، خصوصی، تقابلی اور تفریقی مطالعات بھی آتے ہیں، جس کے سبب یہ لغت نویسی، اشتقاقیات اور اسلوبیات کے بنیادی لوازمات کے سلسلے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔[۳]

تدریسِ لسانیات کی افادیت کو سمجھنے کے لیے سماجی لسانیات کا حوالہ بھی بہت اہم ہے۔ لسانیات کی یہ شاخ زبان اور سماج، زبان اور جنس، زبان اور عمر، لسانیاتی شائستگی (linguistic politeness)، مواصلات، زبان اور استعماریت، اقلیتی زبان اور تدریسی زبان جیسے موضوعات کے علاوہ لسانی حکمت عملی اور منصوبہ بندی (language policy and planning) کو بھی زیرِ بحث لاتی ہے، جس میں کسی زبان کی ترقی اور ترویج کے لیے وسائل مختص کیے جاتے ہیں۔ یہ حکمت عملی کبھی خالص تعلیمی اہداف کے تناظر میں بنائی جاتی ہے اور کبھی اسے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرتے ہوئے ایک زبان کو دوسری کے مقابلے میں تقویت دی جاتی ہے۔ نتیجے کے طور پر ترجیح دی جانے والی زبان کے لیے روزگار، طاقت اور مرتبے تک رسائی حاصل کرنا سہل ہو جاتا ہے جب کہ محدود کر دیے جانے والے لسانی گروہ کے لیے مذکورہ چیزوں تک رسائی بھی محدود ہو جاتی ہے۔[۴] چوں کہ اس قسم کے اہم ملکی اور سرکاری فیصلے فرد کی زبان اور اس کے سماجی حقوق پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں، اس لیے کسی بھی معاشرے کے افراد کے لیے ان کی تفہیم ضروری ہے، جو لسانیات کی تدریس کے سبب ممکن ہے۔

اسی نوع کی ایک اور مثال تنقیدی تجزیۂ کلامیہ (critical discourse analysis) سے بھی دی جا سکتی ہے۔ یہ لسانیاتی تجزیہ سماج اور بالخصوص سیاست میں طاقت اور کلامیے کے باہمی تعلق کو زیر بحث لاتا ہے اور طاقت کے ناجائز استعمال، نفاذ، عدم مساوات اور مزاحمت کو اپنا موضوع بناتا ہے۔ تاہم یہاں یہ امر قابلِ غور ہے کہ کسی بھی سیاسی کلامیے کا تجزیہ کرنا سیاسی تجزیے جیسا نہیں ہے یا یہ محض تجزیے کا ایک عام طریقہ نہیں ہے بلکہ یہ شعبۂ علم نیا، نظریاتی اور اپنے تئیں بین الموضوعاتی ہے، جس میں سیاسیات بھی شامل ہے۔[۵] اس کی تدریس طلبہ کو تجزیۂ کلام کا ماہر بنانے اور اسے زبان

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

کے اسرار و رموز سے واقف کرنے کے ساتھ لسانی سیاسی تنازعات سمجھنے اور انھیں حل کرنے میں بھی مدد کرتی ہے کیوں کہ ایک ماہرِ تجزیۂ کلام اس امر میں دل چسپی رکھتا ہے کہ زبان کو کون، کیسے، کیوں اور کب استعمال کرتا ہے۔(۶)

ان چند مثالوں کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ لسانیات اپنی ہمہ گیریت اور وسعت کی وجہ سے تمام شعبہ ہائے زندگی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ اس کی افادیت کے پیشِ نظر ترقی یافتہ ممالک میں اسے اہمیت دی جا رہی ہے؛ روزمرہ زندگی میں اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور علمی ترقی کے ساتھ ساتھ ملکی ترقی میں بھی خاطر خواہ نتائج حاصل کیے جا رہے ہیں۔ تاہم پاکستان میں اور بالخصوص اردو زبان میں ابھی تک اس کی بابت عدم توجہی کا رجحان نمایاں ہے۔ اس کا اندازہ دیگر شعبہ ہائے علم کے مقابلے میں اس میدان میں شائع ہونے والی کتابوں کی تعداد اور ان کے معیار کے علاوہ اس علم کی تدریس کی موجودہ صورتِ حال سے بھی لگایا جا سکتا ہے، جو پاکستانی جامعات میں دکھائی دیتی ہے۔

اس صورتِ حال کو بہتر طور پر واضح کرنے کے لیے زیرِ نظر مقالے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چوں کہ یہ مقالہ اردو لسانیات تک محدود ہے، اس لیے پہلے حصے میں منتخب پاکستانی جامعات میں تدریسِ اردو لسانیات سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں تدریسِ لسانیات کے ضمن میں حائل رکاوٹوں اور مشکلات کو موضوع بنایا گیا ہے جب کہ تیسرے حصے میں کچھ قابلِ عمل حل اور سفارشات پیش کی گئی ہیں، جو پاکستان میں لسانیات کی تدریس میں نہ صرف موثر اور معاون ثابت ہو سکتی ہیں بلکہ ان کی روشنی میں جدید اصولوں پر مبنی اردو لسانیات کی تعلیم و تدریس کو رواج دیا جا سکتا ہے۔

منتخب پاکستانی جامعات میں تدریسِ اردو لسانیات کی صورتِ حال

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ پاکستان کی جامعات میں تدریس، اردو لسانیات کی صورتِ حال ناگفتہ بہ ہے۔ اوّل تو جامعات میں ادبیات کے مقابل لسانیات کو کوئی اہمیت دی ہی نہیں جاتی اور اگر کہیں اس کی تدریس کا انتظام بھی ہے تو اسے بھی خاطر خواہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس صورتِ حال کو زیادہ بہتر طور پر جاننے کے لیے راقمہ نے منتخب پاکستانی جامعات کے منظور شدہ نصاب کا مواد حاصل کیا اور ان میں لسانیات سے متعلق مضامین اور مشمولات کا تجزیہ کیا، جس کے بعد درج ذیل حقائق سامنے آئے:

سندھ کی شاہ عبد اللطیف یونی ورسٹی، خیر پور کے منظور شدہ نصاب کے مطابق جامعہ کے بی ایس آنرز کے

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

پروگرام میں لسانیات سے متعلق کوئی پرچہ شامل نہیں ہے۔ ایم اے کے سالِ دوم میں ایک اختیاری پرچہ "لسانیات" کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔ (۷)

ایم فل / ایم ایس اُردو میں "لسانیات و تاریخِ ادب" کے عنوان سے ایک مضمون ملتا ہے، جب کہ پی ایچ ڈی میں بھی "اردو لسانیات" کے عنوان سے ایک ہی مضمون شامل کیا گیا ہے، جو لسانیات کے بنیادی مباحث پر مشتمل ہے۔ (۸)

وفاقی اردو یونی ورسٹی، کراچی میں لسانیات کا ایک ایک کورس بی ایس / ایم اے اور ایم فل کی سطح پر پڑھایا جارہا ہے۔ (۹)

پنجاب یونی ورسٹی، لاہور میں ایم اے اور بی ایس اردو کی سطحوں پر لسانیات کا ایک ایک مضمون شامل کیا گیا ہے، جو اختیاری نوعیت کا ہے۔ اس کورس میں ایک بڑا حصہ اردو زبان، آغاز و ارتقا اور اردو کی ابتدا سے متعلق نظریات پر مشتمل ہے۔ ایم ایس / ایم فل اور پی ایچ ڈی میں لسانیات سے متعلق کوئی مضمون شامل نہیں۔ (۱۰)

جی سی یونی ورسٹی، لاہور میں بی اے آنرز میں "لسانیات (تعارفی مطالعہ)" اور ایم فل میں "لسانیات" کے عنوانات کے تحت لسانیات کے کل دو مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ پی ایچ ڈی کی سطح پر لسانیات کا کوئی بھی مضمون شاملِ نصاب نہیں ہے۔ (۱۱)

بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان کے ۲۰۲۱ء میں منظور شدہ نصاب کے مطابق بی ایس اردو کے چار سالہ پروگرام کے میقاتِ اوّل میں "اردو زبان: تشکیل و ارتقا" کا بنیادی اور میقاتِ ہشتم میں "لسانیات" کا اساسی نوعیت کا کورس شامل کیا گیا ہے۔ ایم اے اور ایم فل کے میقاتِ اول میں "لسانیات" ہی کے عنوان سے ایک ایک کورس ملتا ہے، جب کہ پی ایچ ڈی کے میقاتِ دوم میں سماجی لسانیات سے متعلق ایک کورس بہ عنوان "اردو اور پاکستان کی دیگر زبانوں کا ربط باہم" ملتا ہے، جو پاکستان کی علاقائی زبانوں اور اردو کے اشتراکات سے بحث کرتا ہے۔ (۱۲)

پشاور یونی ورسٹی، پشاور کے نئے منظور شدہ نصاب کے مطابق شعبۂ اردو میں بی ایس کی سطح پر میقاتِ دوم میں "اردو زبان: تشکیل اور ارتقا" کے عنوان سے بنیادی نوعیت کا کورس شامل کیا گیا ہے، جس میں سماجی لسانیات کے مباحث شامل ہیں۔ میقاتِ پنجم میں "لسانیات" کے عنوان سے تخصیصی کورس اور میقاتِ ہفتم میں "لغت نویسی کا فن اور اردو میں لغت نویسی کی روایت" کے عنوان سے تخصیصی اختیاری کورس پڑھائے جارہے ہیں۔ ایم فل / ایم ایس میں ایک اختیاری مضمون "لسانیات" ہی کے عنوان کے تحت موجود ہے، جب کہ پی ایچ۔ڈی کے میقاتِ اول میں "ادب کا

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

تاریخی اور اسلوبیاتی مطالعہ“ کے عنوان سے ایک کورس شامل ہے جب کہ میقاتِ دوم میں ”ساختیات/پس ساختیات“ کا مضمون ملتا ہے۔[۱۳]

ہزارہ یونی ورسٹی، مانسہرہ میں ایم اے(ریگولر) کی سطح پر ”جدید لسانیات“، ”اردو میں لغت نویسی کی روایت“ اور ”اردو میں قواعد نویسی کی روایت“ کے عنوانات سے تین اختیاری مضامین شاملِ نصاب ہیں، جن میں سے ”جدید لسانیات“ میں ”عمومی لسانیات“ کے موضوعات کے ساتھ ساتھ آغازِ زبان کے نظریات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ اسی جامعہ میں ایم ایس/ایم فل کی سطح پر لسانیات کا کوئی کورس نہیں ہے۔ پی ایچ ڈی میں ”اسلوب“ کے عنوان سے ایک کورس ہے، جس کے مشمولات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لسانیات کی نسبت ادبیات اور ادبی جائزے سے متعلق ہے۔[۱۴]

فاطمہ جناح وومن یونی ورسٹی، راولپنڈی میں بی ایس(اردو) کی سطح پر ”لسانیات“ کو ایک لازمی مضمون کی حیثیت دی گئی ہے، جب کہ ایم فل/ایم ایس اردو میں ”اردو لغت نویسی: اصول و روایت“ کا لازمی مضمون شامل کیا گیا ہے۔[۱۵]

نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد میں ایم اے اور بی ایس کی سطح پر ”لسانیات“ ایک لازمی مضمون ہے۔ ایم فل میں ”لسان اور لسانیات“ کے جب کہ پی ایچ ڈی میں ''اردو لسان و لسانیات کا آغاز و ارتقا'' کے عنوانات سے لسانیات کا ایک ایک مضمون پڑھایا جا رہا ہے۔ ان تمام مضامین میں لسانیات کے بنیادی مباحث کا احاطہ کرنے کے ساتھ ساتھ نسبتاً جدید موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں۔[۱۶]

بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے شعبۂ اردو میں بھی کافی عرصے تک بی ایس اور ایم اے کی سطح پر ''بنیادی لسانیات'' اور ''جدید لسانیات'' کے عنوان سے دو دو کورس پڑھائے جاتے رہے ہیں جن کے مشمولات تقریباً ایک جیسے تھے۔[۱۷]

۲۶/فروری ۲۰۱۹ء کو ادارۂ فروغِ قومی زبان، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام ”عصرِ حاضر کے تقاضے اور قومی زبان کا نفاذ“ کے عنوان سے ایک سیمی نار کا انعقاد ہوا، جس میں اپنے مقالے میں پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف(پ ۱۹۶۴ء) نے کہا کہ بدقسمتی سے ایک بھی یونی ورسٹی ایسی نہیں جہاں زبان کی تدریس و تحقیق کا مناسب انتظام موجود ہو۔ ہم طلبہ کو جو ڈگری دیتے ہیں وہ زبان و ادب کی ہوتی ہے لیکن ہم نہ انھیں زبان سکھا پاتے ہیں اور نہ انھیں ادب سے پوری طرح واقف کرپاتے ہیں۔[۱۸]

انھوں نے اپنے مقالے میں نہ صرف تدریسِ زبان و ادب اور لسانیات پر سوال اٹھائے بلکہ یہ تجویز بھی پیش کی

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

کہ زبان اور ادب کی تعلیم کا علاحدہ علاحدہ انتظام ہونا چاہیے۔ اس ضمن میں خود راقمہ کی کوششوں سے جولائی ۲۰۱۹ء میں شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے لیے ایک نصاب بھی پیش کیا گیا جسے منظوری حاصل ہو چکی ہے اور اب یہی نصاب رائج ہے۔

نئے نصاب کے مطابق ۲۰۱۹ء سے بی ایس، ایم ایس اور پی ایچ ڈی کی سطحوں پر لسانیات اور ادب کے دو علاحدہ ارتکازِ عمل میں لا کر ان کے نصابات میں ترامیم و اضافے کیے گئے ہیں۔ نئے نصاب کے مطابق بی ایس اردو کے طلبہ ساتویں سمسٹر میں لسانیات کا ایک کورس "عمومی لسانیات: ایک تعارف" پڑھنے کے بعد آٹھویں سمسٹر میں لسانیات یا ادب میں سے کسی ایک ارتکاز کو اپنا کر اپنی ڈگری کے آخری سال میں اس سے متعلق مضامین پڑھیں گے۔ یوں بی۔ ایس اردو [لسانیات]، ایم ایس اردو [لسانیات] اور پی ایچ ڈی اردو [لسانیات] کے طلبہ ہر سطح پر لسانیات کے چار چار مضامین پڑھیں گے۔ بہ حیثیت مجموعی اس نصاب کے تحت بی ایس کی سطح پر ۷، جب کہ ایم ایس اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی مقالے کے علاوہ ۹،۹ مضامین شامل کیے گئے ہیں۔[۱۹]

نجی جامعات کی صورتِ حال بھی مذکورہ بالا سرکاری جامعات سے کچھ مختلف نہیں ہے۔ چوں کہ زیادہ تر جامعات سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم پر مامور ہیں اس لیے ان میں اردو کی تعلیم و تدریس کے لیے کوئی اہتمام نہیں ملتا تاہم حبیب یونی ورسٹی، کراچی اور لمز، لاہور جیسی جامعات بھی ہیں جہاں اگرچہ شعبۂ اردو یا بی ایس، ایم ایس اور پی ایچ ڈی کی سطح پر اردو زبان کے ڈگری پروگرام نہیں ہیں لیکن اردو زبان اور ادب کی تعلیم کا اہتمام موجود ہے، مثلاً حبیب یونی ورسٹی، کراچی میں ایک اساسی نوعیت کا کورس "جہانِ اردو" کے عنوان سے متعارف کروایا گیا ہے، جو کسی بھی چار سالہ ڈگری کے لیے لازمی حیثیت کا حامل ہے۔ اس کورس میں زبان کی تاریخ کے علاوہ ہر صنف کے نمائندہ ادیبوں کا تعارف پڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح لمز، لاہور میں بھی "گرمانی مرکزِ زبان و ادب" کے تحت اردو ادبیات کے مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تاہم ایک کورس اردو زبان سیکھنے والوں کے لیے یاسمین حمید صاحبہ اور بلال اعوان صاحب نے ترتیب دیا تھا، جس میں زبان سکھانے کی مشقیں شامل کی گئی ہیں لیکن مذکورہ بالا دونوں جامعات میں لسانیات کا کوئی کورس موجود نہیں۔[۲۰]

بعض نجی جامعات میں نسبتاً بہتر صورتِ حال ملتی ہے۔ کئی جامعات نہ صرف شعبہ ہائے اردو موجود ہیں بلکہ ان میں اردو لسانیات سے متعلق مضامین کی شمولیت سرکاری جامعات ہی کی طرز پر ہے، مثلاً منہاج یونی ورسٹی، لاہور میں ایم فل کی سطح پر میقاتِ اوّل میں "لسانیات" کے عنوان سے ایک لازمی کورس شامل ہے، جس میں زبان اور اردو

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

لسانی تبادیات کے ساتھ اردو لغت نویسی اور رسم الخط کے مباحث بھی شامل کیے گئے ہیں۔ پی ایچ ڈی کی سطح پر ''پاکستان کے لسانی اور ثقافتی مسائل'' کا لازمی کورس پڑھایا جاتا ہے، جس میں لسانیات: معنی اور مفاہیم، اردو زبان کے لسانی پہلو اور اردو زبان کے لسانیاتی مسائل جیسے موضوعات ملتے ہیں۔ تاہم اس سطح پر لسانیات کا کوئی علاحدہ کورس موجود نہیں۔ (۲۱)

یونی ورسٹی آف سیالکوٹ، سیالکوٹ میں بی ایس اردو کے چار سالہ پروگرام کے میقاتِ اوّل میں ''اردو زبان؛ تشکیل اور ارتقا'' کا اور میقاتِ ششم میں ''لسانیات'' کے عنوان سے اساسی نوعیت کا کورس شامل کیا گیا ہے، جب کہ ایم ایس اردو کے میقاتِ اوّل میں ''لسانیات'' ہی کے عنوان سے لازمی کورس شامل ہے۔ اسی جامعہ میں اردو کا دو سالہ ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام بھی ہے، جس میں ''اردو زبان: تشکیل اور ارتقا'' ہی کا کورس ملتا ہے، ''لسانیات'' اس ڈگری پروگرام کا حصہ نہیں۔ (۲۲)

قرطبہ یونی ورسٹی، پشاور میں بی ایس کی سطح پر اردو کی تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔ لیکن ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطحوں پر نہ صرف اردو زبان وادب کی تعلیم دی جارہی ہے بلکہ لسانیات کے مضامین بھی شامل کرنے کی سعی کی گئی ہے، جو لسانیات، اس کی شاخیں، روایت، ادوار، رسم الخط اور اسلوبیات جیسے موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔ (۲۳)

لیڈز یونی ورسٹی، لاہور میں بی ایس کی سطح پر ''اردو زبان: تشکیل وارتقا'' کا ایک کورس شامل ہے۔ جب کہ ایم فل میں ''لسانیات اور اردو زبان'' کے عنوان سے ایک اختیاری کورس ملتا ہے، جس میں لسان ولسانیات کے بنیادی مباحث ہیں۔ (۲۴)

لاہور گیریژن یونی ورسٹی کے منظور شدہ نصاب کے مطابق بی ایس اردو کے چار سالہ پروگرام کے میقاتِ اوّل میں ''اردو زبان کا آغاز و نشوونما'' اور میقاتِ پنجم میں ''لسانیات'' کے مضامین پڑھائے جارہے ہیں۔ ایم اے اردو کے دو سالہ پروگرام میں لسانیات کا کوئی مضمون شامل نہیں۔ ایم فل اردو کے میقاتِ دوم میں ''لسانیات کا مطالعہ'' کے عنوان سے ایک کورس شامل ہے جس میں علم اللسان کی تاریخ اور مباحث کے علاوہ لغت نویسی، اصطلاح سازی اور پاکستان میں زبان کے مسائل جیسے موضوعات شامل کیے گئے ہیں جب کہ پی ایچ ڈی کی سطح پر اردو لسانیات کی تدریس جامعہ کے پروگرام کا حصہ نہیں۔ (۲۵)

تاہم سرکاری جامعات ہوں یا نجی، ایچ ای سی سے وابستہ دو سو سے زائد جامعات (۲۶) میں سے صرف چند جامعات میں اردو لسانیات کی تدریس کی صورتِ حال کسی قدر بہتر ہونے پر اطمینان کا اظہار نہیں کیا جاسکتا۔ پھر ان منتخب پاکستانی

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

جامعات کی مجموعی صورتِ حال کا جائزہ لینے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ پاکستانی جامعات میں لسانیات کی تدریس کے مدِّ مقابل ادبیات کا پلڑا بھاری ہے، جس کے سبب زبان اور اس کے سائنسی مطالعات و تدریس پر یا تو سرے سے توجہ ہی نہیں دی جاتی یا پھر یہ علم ایک آدھ اساسی یا اختیاری نوعیت کے مضمون تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر جامعات میں ہر سطح پر لسانیات کا ایک ہی مضمون پڑھایا جاتا ہے، جس کے مشمولات بنیادی نوعیت کے ہیں یعنی ان میں لسانیات جیسے وسیع مضمون کو صرف توضیحی لسانیات یعنی صوتیات، مارفیمیات، نحویات اور معنیات کے تعارفی مطالعے تک محدود کر دیا گیا ہے یا اس میں توضیحی لسانیات کی کسی ایک شاخ مثلاً صوتیات و فونیمیات وغیرہ کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے؛ باقی شاخوں کو برائے نام جگہ دی گئی ہے یا پھر ان میں آغازِ زبان کے نظریات جیسے لسانی موضوعات پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ کہیں یہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ لسانیات کا مضمون نصاب میں شامل تو کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ یا تو دوسرے مضامین ملا دیے گئے ہیں یا پھر ایسے مضامین شامل کیے گئے ہیں، جو اپنی ایک علاحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔ جدید تقاضوں کی روشنی میں، ان تمام امور پر فوری نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

تدریسِ لسانیات کی راہ میں حائل مشکلات: وجوہات و اسباب

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ لسانیات کی تدریس کا مناسب و موزوں انتظام نہ ہونے کے پسِ پشت کون سی وجوہات کار فرما ہیں؟ اگر جامعات سے حاصل کردہ درج بالا مواد ہی پر غور کر لیا جائے تو اس کی چار نمایاں وجوہات سامنے آتی ہیں:

اوّل: جامعات میں لسانیات کی تعلیم و تدریس کے لیے **علاحدہ شعبوں کا قیام** نہیں ہے۔ انگریزی ہو یا اردو اس کی تدریس کا انتظام مذکورہ شعبوں ہی کے زیرِ اثر ہوتا ہے لیکن ان میں بھی کوئی یکساں یا حوصلہ افزا صورتِ حال دکھائی نہیں دیتی۔

دوم: پاکستان میں یوں بھی **ماہرینِ لسانیات کی بہت کمی** ہے اور اگر اسے اردو لسانیات تک محدود کیا جائے تو ماہرین نہ ہونے کے برابر رہ جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا جامعات میں ادبیات کی تعلیم دینے والے اساتذہ کے مقابلے میں لسانیات کے اساتذہ کی تعداد انتہائی کم ہے، مثلاً بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد اور نمل میں چار چار اساتذہ، وفاقی اردو یونی ورسٹی، کراچی، جامعہ کراچی اور بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان میں تین تین، اور پشاور یونی ورسٹی میں دو، فاطمہ جناح وومن یونی ورسٹی، راولپنڈی میں ایک اور پنجاب یونی ورسٹی، لاہور میں چوں کہ گزشتہ کئی برسوں سے یہ مضمون پڑھایا نہیں گیا، اس لیے اس کے استاد کا تعین بھی نہیں کیا جا سکا جب کہ ہزارہ یونی ورسٹی، میں لسانیاتی موضوعات پر

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

تحقیق کے باوجود لسانیات کی تدریس کے لیے کوئی ماہر استاد موجود نہیں۔[۲۷]

سوم: ایک اہم اور بنیادی نوعیت کا مسئلہ اساتذہ اور مرتبین نصاب کی **لسانیات اور لسانیاتی مباحث سے عدم واقفیت** ہے۔ کورس کے مشمولات پر نظر کی جائے تو بیش تر جامعات میں لسانیات کے کورس میں اردو زبان کے آغاز کے نظریات پڑھائے جاتے ہیں اور کورس کا بڑا حصّہ انھی نظریات پر مشتمل ہوتا ہے حالاں کہ ان کا شمار لسانی مباحث میں کیا جانا چاہیے۔ اسی ذیل میں شاہ عبد اللطیف یونی ورسٹی، خیر پور کے ایم ایس کے کورس "لسانیات اور تاریخ ادب" کا حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے، جسے 'لسانیات'، 'اسلوب' اور 'تاریخ ادب' کے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تینوں، تین علاحدہ مضامین کی حیثیت رکھتے ہیں۔لسانیات کے اپنے بنیادی اور جدید مباحث ہیں۔ اگر 'اسلوب' کو 'اسلوبیات' سمجھ بھی لیا جائے تو یہ بہ یک وقت لسانیات اور ادبیات دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جب کہ 'تاریخ ادب' کو تمام جامعات میں ایک مکمل مضمون کی حیثیت حاصل ہے۔ ان تینوں مضامین کی تدریس کا علاحدہ اہتمام کرنے کے بجائے انھیں یک جا کیوں کیا گیا ہے، اس کی کوئی توجیہ نہیں ملتی۔ ان کے علاوہ کورس اور ان کے مشمولات میں موضوعات کی ترتیب بھی لسانیات سے عدم یا برائے نام واقفیت کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ یہ وہی مسئلہ ہے جس کی طرف اپنی کتاب لسانیات کے بنیادی مباحث میں پروفیسر ڈاکٹر رؤف پاریکھ (پ۱۹۵۸ء) بھی اشارہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق جامعات اور دیگر تعلیمی اداروں طلبہ کو ڈا ییلکٹ، زبانوں کے خاندان، یک زمانی مطالعات اور توضیحی لسانیات (descriptive linguistics) کی بنیادی اصطلاحات کا علم دیے بغیر تاریخی لسانیات کے موضوعات پڑھا دیے جاتے ہیں، جو لسانیات کی تدریس میں ایک بنیادی غلطی ہے۔[۲۸] لیکن پاکستان کی بیش تر جامعات کے تدریسی پروگرام اسی کی پیروی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

چہارم: اردو زبان میں **لسانیاتی اصطلاحات و مواد کی عدم دست یابی** جیسے مسائل بھی عام ہیں۔ بہ حیثیت مجموعی تو اردو میں لسانیات کے موضوع پر کئی کتب موجود ہیں، لیکن ان میں سے زیادہ تر کتابیں لسانیات کے بنیادی یا عمومی موضوعات تک محدود ہیں۔ ان میں جو نظریات اور تصورات بہ طور لسانیاتی معلومات پیش کیے گئے ہیں، ان میں سے بیش تر کئی دہائیوں پہلے کے یا ایک جیسے ہیں۔ جب کہ کئی مباحث ایسے ہیں جو محض ایک دو مضامین نہیں بلکہ کئی کتب کا تقاضا کرتے ہیں، مثلاً تجزیۂ کلامیہ (discourse analysis)، فیصیاتی لسانیات (forensic linguistics)، نفسیاتی لسانیات (psycholinguistics)، سماجی لسانیات (sociolinguistics)، کمپیوٹری لسانیات (computational linguistics)، کورپس لسانیات (corpus linguistics)، سیمیات (semiotics)، اشتقاقیات (etymology)، تدریسی لسانیات (educational linguistics) وغیرہ لیکن بد قسمتی سے اردو زبان میں کوئی ایسی کتاب موجود نہیں، جو لسانیات کے ان جدید تر موضوعات

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

کا احاطہ کرتی ہو۔[۲۹]

یہی حال اصطلاحاتِ لسانیات کا ہے۔ اردو میں اس نوعیت کی بہت کم کتابیں موجود ہیں۔[۳۰] ان میں بھی یا تو ایک لفظ کے لیے کئی کئی اصطلاحات ملتی ہیں، مثلاً flapped بمعنی 'تھپک دار / تکریری'[۳۱] character بمعنی 'حرف / تحریر' وغیرہ[۳۲] یا اصطلاحات موجود ہی نہیں ہوتیں، مثلاً speech acts کی ایک اہم اصطلاح perlocutionary act کی اردو اصطلاح کا فرہنگوں میں نہ ہونا۔[۳۳] اکثر اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ اگر اصطلاحات مل بھی جائیں تو وہ لفظ کا اصل مفہوم منتقل کرنے سے قاصر رہتی ہیں، مثلاً pragmatics کے لیے ایک فرہنگ میں 'علمِ علامتی زبان' کی اصطلاح دی گئی ہے۔[۳۴] اسی طرح dictionary کے لیے 'لغت / فرہنگ / قاموس'[۳۵] تین اصطلاحیں ملتی ہیں لیکن تینوں کے مفہوم میں بہت فرق ہے۔ ان تینوں میں سے صرف 'لغت' کی اصطلاح dictionary کے مترادف کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اور جا سکتی ہے۔ 'فرہنگ' کے لیے glossary اور 'قاموس' کے لیے encyclopedia زیادہ مناسب، مروّج اور مستعمل ہیں۔ deixis بھی ایسی ہی ایک اصطلاح ہے، جس کے لیے ایک ہی لسانیاتی فرہنگ میں تین الگ مقامات پر 'شاخص (ہا)'، 'مطابقت' اور 'تعین' کی تین اصطلاحات دی گئی ہیں۔[۳۶] یہ تمام اصطلاحات نہ صرف مفہوم کی وضاحت کے لیے ناکافی ہیں بلکہ ابہام بھی پیدا کرتی ہیں۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ خواہ مواد ہو خواہ اصطلاحات دونوں کی عدم دست یابی ایسے مسائل ہیں جو نہ صرف تدریسِ لسانیات بلکہ اردو زبان کی ترقی اور فروغ کی راہ میں بھی رکاوٹ بن رہے ہیں۔

سفارشات و تجاویز

ان تمام مسائل اور مشکلات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ذیل میں جامعات اور دیگر تعلیمی اداروں میں لسانیات کی تدریس کے عمل کو بہتر بنانے اور ادبیات اور لسانیات کی تدریس میں توازن پیدا کرنے کے لیے چند قابلِ عمل تجاویز پیش کی جا رہی ہیں، جن سے نہ صرف لسانیات کی تدریس میں حائل رکاوٹیں دور کی جا سکتی ہیں بلکہ زبان کی ترقی اور ترویج میں بھی اپنا کردار ادا کیا جا سکتا ہے:

۱۔ جامعات میں لسانیات کے علاحدہ شعبوں کا قیام عمل میں لایا جائے، جن میں لسانیات کی تدریس کو اس طرح لازمی اور مستقل حیثیت دی جائے، جس طرح کسی بھی شعبے میں انگریزی، شماریات، ماحولیات اور اسلامیات جیسے مضامین کو دی جاتی ہے۔ اگر سر دست یہ ممکن نہیں تو شعبۂ اردو ہی کے تحت لسانیات کے مضامین کی تعداد بڑھائی جائے یا لسانیات اور ادبیات کی علاحدہ علاحدہ تعلیم کو رواج دیا جائے تا کہ اس بابت پہلا مثبت قدم اٹھایا جا سکے۔

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

۲۔ جامعات میں لسانی اور لسانیاتی تحقیق کو فروغ دیا جائے اور اس ضمن میں وظائف و ترقی جیسے محرکات کے ذریعے انھیں لسانیات کی تدریس و تحقیق کے ذریعے راغب کیا جائے۔

۳۔ لسانیات کے موضوع پر کانفرنسوں اور سیمی ناروں، کارگاہوں اور مذاکروں کے توسط سے لسانیات کی ضرورت اور اہمیت کا شعور بیدار کیا جائے، تاکہ یہ علم بھی دیگر علوم کی طرح عام اور معروف ہو سکے۔

۴۔ جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لسانیات پڑھانے والے اساتذہ کی تربیت کے لیے مختلف اقدامات کیے جائیں تاکہ ان کے تصورات اور نظریات میں وسعت اور وضاحت پیدا ہو اور وہ طلبہ کو بھی نسبتاً بہتر بنیادوں پر تعلیم دے سکیں۔

۵۔ مواد اور اصطلاحات کی عدم دست یابی کے مسائل سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ فوری طور پر تراجم سے مدد لی جائے۔ ان ماہرین کی کتب کو، جو لسانیات کے حوالے سے عالمی شہرت رکھتے ہیں، ترجمہ کیا جائے۔ بعد ازاں اردو لسانیات کے ماہرین کو بھی ترغیب دی جائے کہ وہ اس میں اپنا حصہ ڈالیں۔ تاکہ لسانیات کے جدید تر مباحث کو اردو میں متعارف کروایا جا سکے۔ جب کہ لسانیاتی اصطلاحات سازی کے ضمن میں ادارۂ فروغِ قومی زبان، اسلام آباد اور اردو لغت بورڈ، کراچی جیسے فروغِ اردو کے اداروں کو ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بنیادی نوعیت کے مسائل حل کیے جا سکیں۔

۶۔ دیگر ترقی یافتہ ممالک کی طرح علمی اور قومی ترقی کے نقطۂ نظر سے لسانیات کے فروغ کے لیے حکومت کی توجہ بھی نہایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے، جس سے نہ صرف جلد اور خاطر خواہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں بلکہ علمی اور سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ زبان و ادب کی ترقی اور قومی یک جہتی جیسے مسائل بھی حل کیے جا سکتے ہیں۔

حواشی

۱۔ ہیڈوموڈ بسمین (Hadumod Bussmann)، *Routledge Dictionary of Language and Linguistics*، مترجمین و مرتبین: گریگری پی ٹراؤتھ (Gregory P. Trauth) اور کرسٹن کزازی (Kerstin Kazzazi) (لندن: روتلیج، ۱۹۹۸ء)، ص ۴۵۹

۲۔ دیری تیلانیو (Diri Teilanyo) اور پرسلا ایفی اوبوکے (Priscilla Efe-Obuke)، *Types of Stylistics* مشمولہ *An Encyclopaedia of The Arts*، جلد ۴، شمارہ ۶ (۲۰۰۶ء)، ص ۵۶۷

۳۔ نیلادری شیکھر داس (Niladri Sekhar Dash)، *The Art of Lexicography*، http://www.eolss.net/sample-chapters/C04/

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

E6-91-16.pdf، تاریخِ ملاحظہ: ۲۴؍ فروری ۲۰۲۲ء۔

ڈیوڈ رابنسن (David Robinso) ، Language Policy and Planning (واشنگٹن: ایرک کلیرنگ ہاؤس اون لینگویجز لنگوِسٹکس، ۱۹۸۸ء)، ص ۲

۵۔ تے اون وین ڈائیک (Teun van Dijk)، What is Political Discourse Analysis، ص ۳۷، https://www.academia.edu/7355654/What_is_Political_Discourse_Analysis، تاریخِ ملاحظہ: ۵؍ جولائی ۲۰۲۰ء

۶۔ جینیٹ بیون بیولاس (Janet Beavin Bavelas)، کرسٹین کین وُڈ (Christine Kenwood) اور بُروس فلپس (Bruce Philips)، Discourse Analysis مشمولہ Handbook of International Communication مرتبہ: ایم ناپ (M. Knapp) اور جے ڈلی (J. Daly)، (سیج: نیوبری پارک، ۲۰۰۲ء)، ص ۱۰۳۔

۷۔ شعبۂ اردو، نصاب اردو برائے بی اے، بی اے آنرز اور ایم اے اردو (خیر پور: شاہ عبد اللطیف یونی ورسٹی، ۲۰۰۴ء)، ۳۵۔

۸۔ شاہ عبد اللطیف یونی ورسٹی، خیر پور کا ایم ایس اور پی ایچ ڈی کا نصاب غیر مطبوعہ ہے لیکن شعبے سے منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔

۹۔ وفاقی اردو یونی ورسٹی، کراچی کے منظور شدہ نصاب سے متعلق یہ معلومات اسی جامعہ کی شعبۂ اردو کی استاد ڈاکٹر یاسمین سلطانہ صاحبہ سے براہ راست حاصل کی گئی ہیں۔ نصاب کی عکسی نقل راقمہ کے پاس محفوظ ہے۔

۱۰۔ جامعہ پنجاب، نصاب برائے ایم اے، http://pu.edu.pk/page/show/ma_course_outline.html (تاریخِ ملاحظہ: ۲۴؍ مئی ۲۰۲۱ء)

۱۱۔ جی سی یونی ورسٹی، نصاب برائے اردو، https://www.gcu.edu.pk/urdu.php?pg=acdProg (تاریخِ ملاحظہ: ۲۵؍ مئی ۲۰۲۱ء)

۱۲۔ بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان کا یہ نصاب غیر مطبوعہ ہے لیکن شعبے سے منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔

۱۳۔ جامعہ پشاور کے نصاب کی عکسی نقل صدرِ شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر روبینہ شاہین صاحبہ سے حاصل کی گئی ہے۔ یہ نصاب غیر مطبوعہ لیکن جامعہ سے منظور شدہ ہے۔

۱۴۔ یہ نصاب غیر مطبوعہ ہے لیکن منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔

۱۵۔ نصاب سے متعلق یہ معلومات شعبۂ اردو کی استاد ڈاکٹر اقلیمہ ناز صاحبہ سے حاصل کی گئی ہیں۔ نصاب غیر مطبوعہ ہے، اس کی عکسی نقل راقمہ کے پاس محفوظ ہے۔

۱۶۔ نصاب کی یہ معلومات اور عکسی نقول شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر عابد سیال صاحب سے حاصل کی گئی ہیں۔ نصاب غیر مطبوعہ ہے اور جامعہ سے منظور شدہ ہے۔

۱۷۔ تعارف نامۂ شعبۂ اردو (اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ۲۰۰۹ء)، ۸۴۔۸۳۔

۱۸۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف کا یہ مقالہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ مذکورہ سیمی نار میں ان کے علاوہ ڈاکٹر احسان اکبر، ڈاکٹر نثار ترابی، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، ڈاکٹر فرحت جبین ورک نے اظہارِ خیال کیا؛ تقریب کے مہمانِ خصوصی پروفیسر ضیاء القیوم تھے جب کہ صدارت پروفیسر فتح محمد ملک نے کی۔

۱۹۔ جامعہ کا یہ نصاب غیر مطبوعہ ہے اور متعلقہ شعبے میں موجود ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

۲۰۔ حبیب یونی ورسٹی، کراچی میں تدریسِ اردو کی معلومات اسی جامعہ کے مستقل استاد انعام ندیم صاحب سے حاصل کی گئی ہیں۔ جب کہ لمز، لاہور کی تدریسی معلومات گرمانی مرکزِ زبان و ادب کی سابقہ ڈائریکٹر یاسمین حمید صاحبہ اور لمز کے جز وقتی استاد پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب سے حاصل کی گئی ہیں۔

۲۱۔ منہاج یونی ورسٹی، لاہور کا نصاب جامعہ کی کمیٹی سے منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔

۲۲۔ یونی ورسٹی اوف سیالکوٹ، سیالکوٹ کا مذکورہ نصاب جامعہ کی کمیٹی سے منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔

۲۳۔ قرطبہ یونی ورسٹی، پشاور کے منظور شدہ نصاب سے متعلق یہ معلومات اسی جامعہ کے صدرِ شعبۂ اردو ڈاکٹر ستار خٹک صاحب سے براہ راست حاصل کی گئی ہیں۔

۲۴۔ لیڈز یونی ورسٹی، لاہور کا مذکورہ نصاب جامعہ کی کمیٹی سے منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔ نصاب کی تفصیل جامعہ کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

۲۵۔ لاہور گیریژن یونی ورسٹی کا مذکورہ نصاب جامعہ کی کمیٹی سے منظور شدہ ہے۔ یہ متعلقہ شعبے سے براہِ راست حاصل کیا گیا ہے اور راقمہ کے پاس اس کی عکسی نقل محفوظ ہے۔ اس نصاب کی تفصیل جامعہ کے پرو سپیکٹس میں بھی موجود ہے۔

۲۶۔ https://hec.gov.pk/english/universities/pages/recognised.aspx، (تاریخِ ملاحظہ: ۸ر دسمبر ۲۰۲۱ء)

۲۷۔ لسانیات پڑھانے والے اساتذہ سے متعلق یہ معلومات بھی متعلقہ شعبہ جات سے براہِ راست حاصل کی گئی ہیں۔

۲۸۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: رؤف پاریکھ، ''لسانیات کے بنیادی مباحث'' (کراچی: سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۲۱ء)، ص ۲۳۱۔ ۲۳۰

۲۹۔ ان موضوعات میں سے صرف دو یا تین موضوعات ایسے ہیں جن پر ایک یا ایک سے زائد مضامین لکھے گئے ہیں، باقی موضوعات ہنوز توجہ کے متقاضی ہیں۔

۳۰۔ (الف) ''فرہنگِ اصطلاحات (انگریزی اردو—لسانیات)'' (نئی دہلی: ترقیٔ اردو بیورو، ۱۹۸۷ء)

(ب) الٰہی بخش اختر اعوان، ''کشافِ اصطلاحاتِ لسانیات'' (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء)

(ج) عامر علی خان، فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)

(د) خالد محمود خان، ''لغاتِ لسانیات'' (ملتان: بیکن بکس، ۲۰۱۷ء)

۳۱۔ ''فرہنگِ اصطلاحات (انگریزی اردو—لسانیات)، ص ۴۷

۳۲۔ ایضاً، ص ۳۸

۳۳۔ لسانیات کی مذکورہ بالا تمام فرہنگوں میں یہ لفظ نہیں ہے۔

۳۴۔ عامر علی خان، ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات''، ص ۱۸۳

پروفیسر ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اس کے لیے ''تداولیات'' کی اصطلاح استعمال کی ہے، جو عربی زبان میں pragmatics ہی کے لیے مستعمل اصطلاح 'التداولیۃ' سے ماخوذ ہے، ملاحظہ کیجیے: رؤف پاریکھ، ''لسانیات کے بنیادی مباحث''، ص ۷۰

۳۵۔ ترقیٔ اردو بیورو، ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات، ص ۵۹

۳۶۔ یہ تینوں اصطلاحات deixis، person deixis اور social deixis کی اردو اصطلاحات کے تحت موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

(الف) عامر علی خان، ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات، ص۵۷
(ب) ایضاً، ص۱۷۴
(ج) ایضاً، ص۲۱۵

مآخذ

۱۔ بسمین، ہیڈوموڈ(Bussmann, Hadumod)، *Routledge Dictionary of Language and Linguistics*، مترجمین و مرتبین: گریگری پی ٹراؤتھ (Trauth, Gregory P.)اور کرسٹن کزازی(Kazzazi, Kerstin)، لندن: روتلیج، ۱۹۹۸ء

۲۔ بیولاس، جینٹ بیون(Bvelas, Janet Beavin)، کرسٹین کینوُڈ(Christine Kenwood)اور برُوس فلپس(Bruce Philips)، *Discourse Analysis* مشمولہ *Handbook of International Communication* مرتبہ: ایم ناپ (M. Knapp) اور جے ڈلی(J. Daly)، سیج: نیوبری پارک، ۲۰۰۲ء

۳۔ پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر، ''لسانیات کے بنیادی مباحث''، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۲۱ء

۴۔ رابنسن، ڈیوڈ(Robinson, David)، *Language Policy and Planning*، واشنگٹن: ایرک کلیرنگ ہاؤس اون لینگویجز اینڈ لنگوسٹکس، ۱۹۸۸ء

لغات

۱۔ اعوان، الٰہی بخش اختر، ''کشافِ اصطلاحاتِ لسانیات''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء

۲۔ خان، خالد محمود، ''لغاتِ لسانیات''، ملتان: بیکن بکس، ۲۰۱۷ء

۳۔ خان، عامر علی، ''فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء

فرہنگ، انسائیکلوپیڈیا

۱۔ این انسائیکلوپیڈیا آف دی آرٹس(An Encyclopaedia of the Arts)، جلد۴، شمارہ۶، ۲۰۰۶ء

۲۔ ''فرہنگِ اصطلاحات(انگریزی اردو–لسانیات)''، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۷ء

مطبوعہ نصابی کتب

۱۔ نصاب اردو برائے بی اے، بی اے آنرز اور ایم اے اردو، خیرپور: شاہ عبداللطیف یونی ورسٹی، ۲۰۰۴ء

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

تعارف کتابچے

۱۔ تعارف نامۂ شعبۂ اردو، اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ۲۰۰۹ء

ویب سائٹ

1. http://www.eolss.net/sample-chapters/C04/E6-91-16.pdf
2. https://www.academia.edu/7355654/What_is_Political_Discourse_Analysis
3. http://pu.edu.pk/page/show/ma_course_outline.html
4. https://www.gcu.edu.pk/urdu.php?pg=acdProg
5. https://hec.gov.pk/english/universities/pages/recognised.aspx